مرتب: منظور الحسن

# قومی سطح پر باہمی کشمکش کا حل

[ "آج" ٹی وی کے پروگرام "Live with ghamidi" میں میزبان جناب ڈاکٹر منظور احمد کے ایک سوال کے جواب میں جناب جاوید احمد غامدی کی گفتگو]

ہمارے موجود قومی حالات پر حساس آدمی پریشان ہے حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ملک ہی نہیں ، پوری ملت اسلامیہ ایک سخت خطرناک صورت حال سے دوچار ہے میں کبھی کبھی محسوس کرتا ہوں کہ جیسے یہ ملت ہی ایک بڑی سی لال مسجد ہے اور تمام مسلمان قومی سطح پر وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا مظاہرہ گزشتہ دنوں لال مسجد اسلام آباد میں ہوا تھا اس کے فائدے کو دیکھیے ، ان کے طریق کار اور طرز استدلال کا جائزہ لیں ، اس کے افراد کے جذبات اور محسوسات کا مطالعہ کریں تو بالکل ویسی ہی صورت حال سامنے آتی ہے اس کے اسباب و وجوہ کیا ہیں، اس ضمن میں بہت سی باتیں کہی جاسکتی ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ ضروری ہے کہ اس مسئلے کو اس کے حل کے پہلو سے دیکھا جائے یعنی یہ جو کشمکش مذہبی طبقات میں اور سیکولر قرار دیے جانے والے طبقات میں جاری ہے ، حکومتوں اور سیاسی گروہوں کے مابین جاری ہے اور عوام کے مختلف طبقوں میں جاری ہے ، یہ کیسے ختم ہو سکتی ہے ؟

میں برسوں اس مسئلے پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ پانچ چیزیں ہیں جن کو ملحوظ خاطر نہ رکھنے کی وجہ سے جگہ جگہ کشمکش کے آثار پیدا ہوئے ہیں ترکی ہو، انڈونیشیا ہو، مصر ہو، سعودی عرب ہو، افغانستان ہو، ایران ہو، پاکستان ہو، کوئی بھی مسلمان ملک ہو، ان ہی پانچ چیزوں کا عدم وجود کشمکش اور باہمی خلفشار کا باعث بنا ہے یہ چیزیں اگر حاصل ہو جائیں تو پیچیدہ مسائل سے نکل کر ترقی کی راہ پر گام زن ہو سکتے ہیں

پہلی چیز جمہوریت ہے یہ ہمارے دین کا بھی تقاضا ہے اور دنیا بھی اپنے تجربات کے نتیجے میں اسی مقام پر پہنچی ہے کہ جمہوری معاشرے میں انسانوں کے لیے ناگزیر ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ حکومت لوگوں کی رائے وجود میں آئے، لوگوں کی رائے سے قائم ہو اور لوگوں کی رائے سے محرومی کے بعد اپنا جواز کھو دے کسی شخص کو یہ حق نہ دیا جائے کہ وہ آئین کو توڑ دے یا

کوئی ماورا آئ ن اقدام کر قومی سطح پر جو آئ ن، جو دستور، جو قاعد بنائا جائة، اسة قومی م ثاق کی ح ث ت حاصل ہو سب لوگ اس کی عزت کرئأ، اس کا احترام کرئأ و ائک مقدس دستاوئز قرار پائة اور اسة پس پشت ڈالنة کو گز گوارا نہ ک ا جائة

حق فی جمہورئت ہماری ضرورت اس کة ذرئعة سة آپ کشمکش کوختم کر سکتة ھ آپ لوگوں کة اندر سة تشدد کة عنصر کو ختم کرکة ان کو اس راستة پر لا سکتة ھ کہ و تبدئلی کة ل ة را عامہ کو قائل کرلّ کا طرئقہ اخت ار کرئأ و ان کة ذہنوں پر، ان کة افکار پر اثرانداز ہوں اور اس طرح پر امن ذرائع سة تبدئلی لالّ کة امکانات پ دا کرئأ دئک یة، تبدئلی لانا، سوسائ ی کو درست کرنا، ئہ انسان کا حق و چاہتا کہ نظم رئاست اس کی امنگوں، اس کی آرزووں کة مطابق ہو اب سوال ئہ کہ اس کا طرئقہ ک ا ؟ اس کا طرئقہ ئہی کہ اپنی قوم کواس کا ئہ حق دئأ کہ مملکت کة تمام ادار اس کة ف صلة کة سامنة سر تسل م خم کرئأ گة پارل منٹ کوحق فی بالادستی حاصل ہو اور ائک ائسا جمہوری نظام قائم ہو جس م مذاکرات ہو سک ، جس م مکالمہ ہو سکة، جس م اخت ف کو برداشت ک ا جائة اس کة بعد مذہبی طبقات کو ی ئہ بات سمج ائی جا سکتی کہ و اگر کسی چ ز کو درست سمج تة ھ تو لوگوں کی طرف رجوع کرئأ اور ان کة دل و دماغ کو بدلنة کی کوشش کرئأ جب آپ جمہورئت کا راستہ بند کر دئتة ھ تو اس کة بعد تشدد کا درواز ک لتا اور پ ر لوگ اپنة مقاصد کو حل کرلّ کة لیة غلط طرئقة اخت ار کرتة ھ

دوسری چ ز نظام تعل م نظام تعل م و چ ز جس کة ذرئعة سة آپ قوم کی تعم ر کرتة ھ پؤ ا لک ا طبقہ ہی اصل م پوری قوم پر موثر ہوتا پاکستان م بدقسمتی ئہ کہ ئہاں کوئی ائک نظام تعل م نہ ت ن مختلف نظام تعل م ہمار ں رائج ھ ، بلکہ اب تو اس سة ی زئاد ہوگئة ھ مذہبی تعل م کا الگ نظام ، غ رمذہبی تعل م کا الگ نظام ، اردو تعل م کا الگ نظام ، انگرئزی تعل م کا الگ نظام ئہ مختلف نظام تعل م مختلف طبقات کو جنم دئتة ھ تعل می نظام کی ئہی تفرئق جس لّ پوری قوم کو جزئروں م بان دئا

م سمج تا ہوں کہ بارہوئأ جماعت تک تعل م حال م ئکساں ہو لّ چاہیة کسی کو اس بات کی اجازت نہ دئنی چاہ ة کہ و اس کة مقابلة م کوئی متوازی تعل می نظام قائم کرلّ کی کوشش کر بچة پوری قوم کی امانت ھ ان سب کو ائک ج سا نصاب اور ائک ج سا ماحول م سر ہونا چاہ ة اس کة بعد جب سپ شن ئز کرلّ کا موقع آئة تو کسی خاص شعبة م

تربیت دینی چاہیے اس موقع پر جو چاہے تقسیم کر لی جائے، مگر تعلیم کی ابتدا ایک جگہ سے اور ایک طریق کار کے مطابق ہونی چاہیے بارہویں جماعت کے بعد بچے شعور کی عمر کو پہنچ کر یہ فیصلہ کریں کہ ان کو عالم بننا ، استاد بننا ، انجینئر بننا یا ڈاکٹر بننا اس کے بعد جتنے چاہیں پرائیویٹ تعلیمی ادارے بنیں جو خاص دائروں میں تعلیم و تربیت کا بندوبست کریں، مگر اس سے پہلے تعلیم کا ایک ہی نظام ہونا چاہیے جب تک آپ ملی طور پر، قومی طور پر ایک نظام تعلیم کا فیصلہ نہیں کر لیتے، اس وقت تک معاشرہ میں کشمکش کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا

تیسری چیز مسجد کا ادارہ ہے بہت بڑا انسٹی ٹیوشن ہمارے دین میں جمعہ کی نماز خاص طور پر ریاست سے متعلق کی گئی اس میں قانون کے مطابق جمعہ کا منبر مسلمان حکمرانوں کے ساتھ خاص ہے ان کا کام ہے کہ وہ خطبہ دیں اور نماز کا اہتمام کریں اس سے مقصود یہ ہے کہ ان کا تعلق سوسائٹی کے ساتھ ہی قائم ہو اور خدا کے ساتھ ہی ہو یہ منبر علما کے سپرد کر دیا اس کے نتیجے میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اس کے نتیجے میں مذہبی لوگوں کے قلعے وجود میں آئے ہیں اس سے مسجدوں کی تفریق کی بنیاد پڑی یہی مسجد کا ادارہ اور یہی جمعہ کا منبر جو اب تشدد کا ذریعہ ہی بننا شروع ہوگیا اور ہنگامے اور فساد کا ذریعہ ہی وہ جگہ جو عبادت گاہ کے طور پر ہمارے لیے بہت مقدس تھی، اسی کو اب سیاست کا اکھاڑا بنانے پر تل جاتے ہیں چنانچہ یہ ضروری ہے کہ اس کو واپس لے کر ریاست کے سپرد کیا جائے ارباب اقتدار کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جائے کہ جمعہ کا یہ منبر اللہ کے پیغمبر یہ تمہارے سپرد کیا تھا جس طرح تم دوسرے کام کرتے ہو، اسی طرح اس منبر کو بھی سنبھالو تاکہ یہ قومی وحدت کا ذریعہ بنے اور اس کے ذریعے سے ریاست اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے قابل ہو

چوتھی چیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نظام اس سے میری مراد یہ ہے کہ حکومت کے زیر اہتمام ایسے ادارے قائم کیے جائیں جو لوگوں کے اندر سماجی شعور بیدار کریں اور ان کی اخلاقی تربیت کا بندوبست کریں یہ وہ کام ہے جو حکومت کی نگرانی میں علما کو سونپا جا سکتا ہے اس کے نتیجے میں علما کے لیے ایک ایسا چینل بن جاتا ہے جس میں وہ ریاست کے نظام کا حصہ بن کر خدمات انجام دے سکتے ہیں اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو مذہبی طبقے اور حکمران طبقے میں کشمکش باقی رہے گی

حکومت کو چاہئے کہ سماجی برائیوں کا قلع قمع ہو اور رشوت، بددیانتی، خیانت، دھوکا دہی، ظلم و عدوان اور دوسری برائیوں کو ختم کرنا چاہئے اس ضمن میں اصلاح و تربیت کا کام اگر علما کے سپرد کر دیا جائے تو اس کے نتیجے میں علما بھی اپنے دینی فرائض کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان کے اور حکمرانوں کے مابین کوئی کشمکش بھی باقی نہیں رہے گی جہاں تک جرائم کے معاملے میں کارروائی کا تعلق ہے تو یہ کام تو حال میں پولیس اور عدلیہ کے سپرد ہونا چاہئے، لیکن اس سے پہلے اور بعد میں اصلاح و تربیت کے مختلف کاموں پر علما کو مامور کرنا چاہئے

پانچویں چیز انصاف اگر کسی ملک میں انصاف موجود نہیں تو وہاں نہ افراد کے مابین اعتماد قائم ہو سکتا ہے، نہ اداروں کے مابین اور نہ حکومت اور عوام کے مابین ہمارے عدالتی نظام کی پستی شخص پر واضح ہے اول تو یہاں انصاف میسر ہی نہیں ہوتا اور اگر کسی کو ہو جاتا ہے تو اس کے لئے عمریں درکار ہوتی ہیں اس نظام کے ساتھ لوگوں کی جتنی شکایتیں وابستہ ہوچکی ہیں، اس کے بعد اگر اس کی اصلاح نہیں کی جاتی تو لوگوں کے اضطراب میں اضافہ ہوتا جائے گا کسی ملک میں اگر انصاف کا صحیح نظام قائم ہو جائے تو اس کے بعد جرائم ختم ہونا شروع ہو جاتے ہیں

یہ وہ پانچ چیزیں ہیں جن میں ہر نزدیک سول سوسائٹی کا موضوع بننا چاہیے اہل دانش کو ان پر اتفاق رائے قائم کرنا چاہئے اور طبقے کو اس کے لئے جدوجہد کرنی چاہیے اگر ان چیزوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو ملکی و قومی کشمکش کے خاتمے کی راہ ہموار ہو سکتی

---